3895 ـ خطرناك كھيل كھيلنے كا حكم

سوال

خطرناك كھيل اور ورزش مثلا بلند رسی پر چلنا، اور اونچی اور بلند جگہوں سے چھلانگ لگانا، اور سانپوں كے پنجرے میں بند ہونا وغیرہ كا حكم كیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس طرح شریعت اسلامیہ نے اپنے بدن اور جسم كا خیال ركھنے اور اس كی دیكھ بھال كا حكم دیا ہے، اسی طرح بدن كو كسی بھی قسم كا نقصان اور ضرر دینا بھی حرام كیا ہے.

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" نہ تو كسی كو نقصان اور ضرر پہنچاؤ، اور نہ ہی خود نقصان اٹھاؤ "

اسے ابن ماجہ نے كتاب الاحكام حدیث نمبر (2332) اور امام احمد نے حدیث نمبر (2719) اور امام مالك نے موطا حدیث نمبر (1234) میں روایت كیا ہے.

علماء كرام نے خطرناك كھیل اختیار كرنے میں كلام كی ہے:

فقہ حنفی كی كتاب " الدر المختار " كے مصنف كہتے ہیں:

(... اور اسی طرح ہر ماہر شخص جو اپنی سلامتی كو قائم ركھ سكتا ہو خطرناك كھیل مثلا تیرانداز پر تیر پھینكنا، اور سانپ كا شكار كرنا كھیل سكتا ہے ...).

دیكھیں: الدر المختار (6 / 404).

پہلی شرط:

مہارت و تجربہ اور اس طرح كے كھیل كو اچھی طرح سمجھنا، اور یہ مہارت و تجربہ بار بار كھیلنے اور كثرت كے ساتھ مشق كرنے سے ہی حاصل ہوگی، اور اتنی ٹریننگ كی جائے كہ اچھی طرح مہارت حاصل ہو جائے، اور اگر اسے سیكھنے اور ٹریننگ كرنے كی بنا پر كوئی فرض ضائع ہوتا ہو یا پھر كوئی سنت ختم ہو رہی ہو، یا مندوب رہ

جائے تو پھر يہاں حرام ہونے كا قول ہى كہا جائيگا، ليكن اگر تربيت و ٹريننگ اس كے بغير ہو تو پھر يہ جائز ہے، اور اسى طرح اس كو ديكھ كر تفريح حاصل كرنا بھى جائز ہو گا.

دوسرى شرط:

كھلاڑى كے غالب گمان اپنى سلامتى ہو، اور اگر عدم سلامتى كا ہلكا سا گمان ہو، يا پھر سلامتى ميں شك ہو تو اس وقت يہ كھيل حرام ہو گا، كيونكہ يہ اسے ہلاكت ميں ڈالنے كى طرف لے جانے كا باعث ہے، اور ہميں اللہ تعالى نے اپنے آپ كو ہلاكت ميں ڈالنے سے منع فرمايا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم اپنے آپ كو ہلاكت ميں مت ڈالو البقرة (195).

تيسرى شرط:

وہ كھيل مال پر نہ ہو، كيونكہ اس طرح كے لہو و لعب ميں عوض ركھنا حرام ہے، اس ليے كہ يہ ناحق لوگوں كا مال كھانا شمار ہوتا ہے، جبكہ اس وقت كوئى فائدہ بھى حاصل نہيں ہوگا.

ديكھيں: بغية المشتاق فى حكم اللهو و اللعب و السباق صفحہ نمبر (156 - 157).

ميں كہتا ہوں: اور باقى سب اوقات كو چھوڑ كر اسے خوشى سرور كے ايام كے ساتھ مقيد كرنا ايسى شرط ہے جو سابقہ شروط ميں درج ہونا متعين ہے، اس اعتبار سے كہ اس قول كے صحيح ہونے كى جو دليل ـ مسجد ميں بعض حبشيوں كا كھيلنے والى بعض روايات سے ـ دى گئى ہے، تو وہ ايام عيد كے ساتھ مقيد ہے، اور سب خوشى و شرور كے مواقع اسى معنى ميں آتے ہيں.

اور اسى طرح اس كے جائز ہونے كے ليے يہ بھى شرط ہے كہ وہاں مرد و عورت كا اختلاط نہ ہو، اور كھلاڑيوں كا ستر بھى ننگا نہ ہو، اور جادو والے كھيل منع ہوں.